	Comparative study of women's role to entertainment in Semitic religions, Judaism, Christainity and Islam
Author (s)	Hafiz Hussain Ahmad[1]
Affiliation (s)	[1]Ph.D Scholar Department of Islamic Studies, University of Sargodha
Article History:	Received: Feb. 15. 2024 Reviewed: Mar. 23. 2024 Accepted: Mar. 27. 2024 Available Online: Mar. 31. 2024
Copyright:	© The Author (s)
Conflict of Interest:	Author (s) declared no conflict of interest
Homepage:	https://theijrah.com/index.php/Journal/index
Article Link:	https://theijrah.com/index.php/Journal/issue/view/4

Volume 01,Issue 03,Jan-Mar 2024
Website : https://theijrah.com

مذاہب سماویہ (یہودیت ، عیسائیت اور اسلام) میں خواتین کے حقوق تفریح: تقابلی مطالعہ

Comparative study of women's role to entertainment in Semitic religions, Judaism, Christainity and Islam

Hafiz Hussain Ahmad[1]

ABSTRACT

Recreational activities are very important in human life. People belonging to every religion participate in recreational activities in one form or another. These recreational activities are as important for men as they are for women. In Christianity and Judaism, women were considered inferior to men and were not given full rights, but in these religions recreational activities were very important. The teachings of these religions mention women's recreational activities in national festivals, various rituals, sports, etc. Islam gave women rights that were impossible to imagine in different religions. One of them is the right to entertainment. One of the reasons for the criticism of Islam today is the assumption that Islam has not given women freedom in various aspects. This objection is mostly raised by Christian and Jewish thinkers and Orientalists. In order to know the truth of this assumption, it is necessary to make a comparative study of Judaism, Christianity and Islam in this regard. This article will make a comparative study of the rights of women in Judaism, Christianity, and Islam, and will clarify in the context of Sira al-Nabawi whether the objections to Islamic teachings are valid or are based solely on religious bigotry.

Keywords: *Women, Rights of entertainment, Islam, contemporary, Judaism, Christianity, Semitic religions, Entertainment*

تمہید

دور حاضر میں اسلام پر نقد کا ایک سبب یہ مفروضہ بھی ہے کہ اسلام نے خواتین کو مختلف پہلووں سے آزادی نہیں دی ۔ یہ اعتراض زیادہ تر عیسائی اور یورپی مفکرین و مستشرقین کی جانب سے اٹھایا جاتا ہے۔ اس مفروضے کی حقیقت جاننے کے لئے یہودیت ، عیسائیت اور اسلام کا اس حوالے سے تقابلی مطالعہ کیا جانا ضروری ہے۔ اس مقالے میں یہودیت، عیسائیت اور اسلام میں موجود خواتین کے حقوق تفریح کا تقابلی مطالعہ کیا جائے گا اور سیرت النبی کے تناظر میں اس بات کو واضح کیا جائے گا کہ آیا اسلامیتعلیمات پر کئے گئے اعتراضات درست ہیں یا صرف مذہبی عصبیت و عناد پر مبنی ہیں۔

کھیل کا لغوی مفہوم

کھیل کے لیے عربی میں لعب کا لفظ عام طور پر استعمال ہوتا ہے۔ جس کا مادہ ل۔ ع۔ ب۔ ہے۔ لعب مصدر سے عربی زبان کے متعدد الفاظ مشتق ہوتے ہیں۔ مگر کھیلنے کے حوالے سے جو الفاظ زیادہ مشہور مستعدد ہیں وہ درج ذیل ہیں :۔ ۱۔ **اللعبة :** جرم یلعب بہ (ہر وہ چیز جس سے کھیلا جائے) ۔ ۲ ۔ **اللعبة :** نوع من اللعب (کوئی بھی کھیل کی قسم) ۳۔ **اللعبة :** نوبة

---

[1] Ph.D Scholar Department of Islamic Studies, University of Sargodha

اللعب قال الضراء لعبت لعبة واحدة (کھیل کی باری) (2)کھیل کے میدان کو ملعب کہتے ہیں اور کھیلنے والے کو لاعب کہتے ہیں۔

کھیل کے لیے انگریزی میں تین الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ (*Sports, Games ,play*) Oxford Advanced Leamer's Dictionary کے مطابق sports کی تعریف اس طرح بیان کی گئی ہے۔

Activity that you do for pleasure and that need physical effort or skill usually done in a special area and according to fixed rules[3].
ایسی سر گرمی جو تفریح کی خاطر ہوتی ہے اور اس میں جسمانی کسرت اور مہارت پائی جاتی ہے جو کہ عام طور پر کسی خاص جگہ متعین قوانین کے تحت کی جاتی ہے۔

Oxford ڈکشنری میں Play کی تعریف

Engage in activity for enjoyment and recreation rather than a serious or practical purpose.3[4]
ایک ایسا عمل جس کا مقصد فقط تفریح اور مزہ ہو بجائے سنجیدہ کام کے یا مقصد کے۔

خواتین کی کھیلوں کی تاریخ

خواتین کے کھیل کی تاریخ انیسویں صدی میں شروع ہوئی ہے ۔ انیسویں صدی کے اختتام تک اعلی سطحی طبقے میں خواتین کے درمیان گھڑ سواری تیر اندازی، گولف ٹینس اور سکیٹنگ کا لطف اٹھا یا جاتارہا تھا۔ پہلی مرتبہ1900ء میں اولمپک کے کھیلوں میں خواتین کھلاڑیوں نے حصہ لیا تھا ۔ انٹر نیشنل اولمپک کمیٹی کے مطابق 19 ممالک سے 1066کھلاڑیوں میں صرف 12 خاتون کھلاڑیوں نے اولمپک کھیلوں میں حصہ لیا۔ جاپان میں لڑکیوں کے سکول میں طالب علموں نے 1920ء کی دہائی میں ٹینس اور تیرا کی شروع کی۔1924ء میں لڑکیوں کے اسکولوں میں علاقائی مقابلوں کا آغاز ہوا۔ جس میں سوئمنگ، باسکٹ بال، ٹینس، والی بال قومی سطح پر مقابلوں میں شامل تھے ۔1926ءمیں جاپان میں خواتین کے کھیل کے لیے فیڈریشن کو ایک تنظیم کے طور پر قائم کیا گیا تھا تا کہ وہ خواتین کھلاڑیوں کو بین الاقوامی مقابلوں میں لے جا سکیں۔ اسکول کی تعلیم میں لڑکیوں کو علیحدہ جسمانی تعلیمی کلاسوں کا آغاز کیا گیا۔ کھیل کے لیے پہلی ورلڈ کا نفرنس 1994ء میں ہوئی ،جس میں خواتین اور کھیلوں میں بین الا قوامی در کنگ گروپ قائم کیا گیا ہے۔ جس کا مقصد خواتین کو با اختیار بنانے اور کھیلوں میں اپنے کردار کو بہتر بنانے کا مقصد ہے ۔ورکنگ گروپ خواتین کی بین الا قوامی کا نفرنس کا اہتمام کرتا ہے۔ جو ہر چار سال کے بعد کھیلا جاتا ہے۔ کھیل کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ کھیل ایک عالمی طور پر مشتر کہ انسانی ثقافت ہے۔کھیل ہمارے جسم اور دماغ کی تازگی کرتا ہے اور صحت مند طرز زندگی کو برقرار رکھتا ہے۔[5]

خواتین کا کھیل میں حقیقی کردار

خواتین کا کھیل میں حقیقی کردار سمجھنے کی ضرورت اسلام نے خواتین کو شاندار معاشرتی زندگی جینے کا حق دیا ہے۔ لیکن اسلام سے قبل عورت بہت مظلوم اورستم رسیدہ تھی اور خواتین کو نوع انسانی کے کسی بھی دور میں وہ مقام حاصل نہیں ہو سکا جو انہیں حاصل ہونا چاہئے تھا ۔جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اکیسویں صدی میں بھی انسان خواتین کا حقیقی کردار سمجھنے میں کامیاب نہیں ہو سکا۔ اور خواتین جب بھی کھیل کی میدان میں نکلتی ہیں تو ایک طبقہ فکر نے کھیل سے زیادہ ان کے خد و خال پر توجہ دینا شروع کر دی جبکہ دوسرے طبقہ فکر نے مذہبی فکر کے زیر اثر کانوں پر ہاتھ رکھ لیے۔ جبکہ ان سب کو چاہیے تھا کہ وہ کھیل کو کھیل ہی کی اہمیت دیں اور خواتین کو بھی انسان سمجھا جائے اور انکو بھی اپنے برابر مقام عطا کریں اور خدا نے انسانوں کے ساتھ ساتھ جانوروں کو بھی جوڑوں کی صورت میں پیدا کیا ہے۔ اور بے شک مرد عورت کے بغیر ادھورا اور عورت مرد کے بغیر نامکمل ہوتی ہے۔ دنیا کا کوئی بھی معاشرہ دونوں اصناف کو ساتھ لے کر چلنے کی بجائے الگ الگ رکھ کر کامیاب نہیں ہو سکتا۔ جبکہ بطور مذہب خواتین کو مردوں کے بغیر حقوق دینے میں آج بھی اسلام کا کردار سب سے بہتر نظر آتا ہے۔

خواتین کی تفریحی سر گرمیاں

نشانہ بازی:نشانہ بازی اسلام کا پہلا پسندیدہ کھیل نشانہ بازی ہے۔ حضور ﷺنے احادیث میں ان کے فضائل بیان کئے ہیں اور اس سے سیکھنے کا باعث سے اجر و ثواب قرار دیا ہے کے،یونکہ یہ کھیل جہاں جسم کی پختگی اور نظر میں تیزی پیدا کرتا ہے وہاں یہ کھیل آڑے وقتوں میں اور خاص طور پر جہاد کے مواقع پر کافروں کے مقابلے

---

[2] ابن منظور، محمد بن مکرم، لسان العرب (بیروت: دار الکتب العلمیہ، سن ۱۴۲۷)ج: 1 ص: 278،279

[3] AS. Horn by Oxford advanced dictionary sixth edition, 2000, p. 1249

[4] Oxford dictionary of English 3rd edition 2010, p.1137

[5] Https://www.juntedo.ac.jb/athletes/history. (Retrieved on 2 July at 03:05pm

میں مسلمان نوجوانوں کے خوب کام آتا ہے ۔آپﷺ ارشاد فرماتے ہیں :من علم الرمي ثم تركه فليسا منا اوقد عصى[6] جس شخص نے تیر اندازی سیکھیں اور اس کو چھوڑ دیا تو وہ ہم میں سے نہیں۔ یعنی ہمارے طریقے پر چلنے والوں میں سے شامل نہیں ہے یا پھر یہ کہ اس نے نافرمانی کی۔

پیدل دوڑ : اپنی صحت و قوت کے مطابق ہلکی یا تیز دوڑ وہ بہترین جسمانی ورزش ہے جس کی افادیت پر سارے اطباء اورڈاکٹرز متفق ہیں پیدل دوڑ سے سستی کاہلی دور ہونے کے علاوہ جسم قوی اور مضبوط ہوتا ہے اور آدمی جہاد و عبادات اور خدمت خلق کے لئے تیار ہوتا ہے۔ ابن العربی کی نقل کر دہ ر وایت جس میں نبی کریمﷺاور حضرت عائشہؓ کے درمیان پیدل دوڑ مقابلے کا ذکر ہے اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ نبی کریمﷺ بذات خود اس مقابلے میں حصہ لیتے تھے اس طرح امام مسلم کی روایت کردہ ایک طویل حدیث میں حضرت سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺکی اجازت سے ایک انصاری صحابی کے ساتھ مدینہ منورہ تک دوڑ لگائی تھی جسے انہوں نے جیت لیا تھا۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ دوڑنے کا مقابلہ ایک صحت مند تفریح ہے جس کی ضرورت جہاد کے میدان میں بھی پڑھتی ہے اور یہ جسمانی ورزش بھی ہے اس لیے مردوں اور عورتوں کے درمیان اور اسی طرح مردوں کا آپس میں دوڑ کا مقابلہ کرنا جائز ہے اور ایسا کرناو قار اور بزرگی کے خلاف نہیں۔

اچھے شعر سننا اور سنانا: فرصت کے لمحات میں مثلا سفر وغیرہ میں اگر اچھے اشعار کے ذریعے تفریح طبع حاصل کی جائے تو اس میں کوئی قباحت نہیں جیسا کہ حضرت عباسؓ سے روایت ہے کہ میں ایک دن رسول اللہ ﷺکے ہمراہ ایک سواری پر بیٹھا چلا جارہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تمہیں امیہ بن ابی الصلت کے اشعار یاد ہیں میں نے عرض کیا :جی ہاں آپ نے فرمایا:سناؤ میں نے ایک شعر سنایا آپ نے فرمایا اور !میں نے ایک اور شعر سنایا اور آپ نے فرمایا اور کچھ! یہاں تک کہ اس طرح میں نے آپ کو سو شعر سنائے۔[7]

گھوڑے کی سواری: اسلام کا ایک اور پسندیدہ کھیل گھڑ سواری ہے جو جہاد میں کام آسکے یہ کھیل ایسا ہے کہ اس میں جسم کی پوری ورزش کے ساتھ انسان میں مہارت اور بلند حوصلہ گی جیسی صفات پیدا ہوتی ہیں اور وقت پڑنے پر یہ کھیل جہاد اور سفر میں کام آتا ہے اور گھڑ دوڑ میں مہارت پیدا کرنے کی غرض سے رسول اللہ صلی ہم میں نہ صرف یہ کہ گھوڑ دوڑ کی دعوت دی تھی بلکہ اپنی نگرانی میں اس کے مقابلے بھی کروائے تھے جیسا کہ درج ذیل روایت سے ثابت ہے۔ عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ان گھوڑوں کے درمیان مسابقت کرائی جو اضمار کیے گئے تھے اور یہ مسابقت حفیاءمقام سے شروع ہوئی اور ثنية الوداع پر ختم ہوئی اور جن گھوڑوں کا اضمار نہیں کیا گیا ان کے درمیان ثنية الوداع سے مسجدبنی زریق تک مسافت کرائی اور حضرت ابن عمرؓ مسابقت کرانے والوں میں شامل تھے،جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اس قسم کے مقابلوں کا مقصد یہ ہے کہ گھوڑوں کو جہاد میں استعمال کرنے اور ضرورت کے وقت ان سے فائدہ اٹھایا جا سکے اس لیے ایسی دوڑوں کو جائز بلکہ پسندیدہ قرار دیا گیا ۔

دف بجانا: دف بجانا اگرچہ چھوٹی عمر کی بچیوں کا مشغلہ ہے لیکن بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے بڑی عمر کی عورتوں کے لیے بھی جائز قرار دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ ایک غزوے سے واپس کامیاب ہو کر تشریف لائے تو ایک عورت نے دف پکڑے حاضر ہوئی۔ اس نے عرض کی کہ اللہ کے رسول میں نے نذر مانی تھی کہ اگر آپ کامیاب ہو کر واپس آئیں گے تو میں آپ کے سر کے قریب کھڑے ہو کر دف بجاؤں گی۔ تو آپ نے فرمایا کہ اپنی نذر پوری کر و۔چنانچہ اس عورت نے آپﷺاور صحابہ کی موجودگی میں دف بجائی۔[8]

سواری کی مشق :یہ بھی اسلام کا پسندیدہ کھیل ہے ، اس سے جسم کی پوری ورزش کے ساتھ انسان میں مہارت ، ہمت و جرات اور بلند حوصلہ جیسی اعلیٰ صفات پیدا ہوتی ہیں اور سفر یا جہاد میں خوب کام آتا ہے۔ اگرچہ قرآن و حدیث میں عام طور پر گھوڑے کا ذکر آیا ہے مگر اس میں ہر وہ سواری مراد ہے جو اس مقصد کو پورا کر سکے مثل ہوائی جہاز، ہیلی کاپٹر ، بس، موٹر سائیکل، سائیکل وغیرہ۔ ان سب سواریوں کے چلانے کی مشق اور ٹریننگ اسلامی نقطہ نظر سے پسندیدہ کھیل ہے۔ اس شرط کے ساتھ کہ جائز اور نیک مقاصد کے لیے انھیں سیکھا جائے اور استعمال کیا جائے۔

بیوی کے ساتھ بے تکلفانہ کھیل: مرد کا اپنی بیوی کے ساتھ مختلف بے تکلفی کا کھیل بھی اسلام کی نظر میں مستحسن ہے۔ لیکن یہ ہمارے یہاں کے بارعب حضرات کو گراں گزرے گا کہ اس سے عورت سر پہ چڑھ جائے گی مگر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ ﷺکے ساتھ تھی۔ میں نے آپ سے دوڑ لگائی اور آگے نکل گئی۔ کچھ عرصہ بعد پھر ایک سفر میں میں نے رسول اللہ کی تعلیم سے

---

[6] مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم (بیروت، دار التراث العربی، سن ۱۹۹۸) رقم الحدیث : 4949

[7] شوکانی، علامہ محمد بن علی الشوکانی، نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار (القاھرہ: دار الحدیث، سن ندارد)، 244

[8]

دوڑ لگائی اب میرے جسم پر گوشت چڑھ گیا تھا تو آپ مجھ سے آگے نکل گئے اور آپ نے فرمایا یہ اس کے بدلہ میں ہے۔[9]

سامی ادیان (یہودیت ، عیسائیت اور اسلام) میں خواتین کے حقوق تفریح

ہر انسان کے لیے تفریح لازمی ہے۔ کیونکہ بعض دفعہ ہم ایک ہی ماحول سے اکتا جاتے ہیں۔ کیونکہ انسان کو نئی چیزیں حاصل کرنے کا شوق ہوتا ہے۔ اگر پرانی ہی چیزوں کو نیا بنا کر پیش کیا جائے جب بھی اس چیز میں نئی لذت محسوس ہوتی ہے۔ اس لیے تفریح بہت ضروری ہے کیونکہ تفریح سے احساس اور جذبات پر مثبت اثر پڑتا ہے۔ لیکن دنیا کے ہر مذہب میں تفریح کسی نہ کسی شکل میں موجود ہے اور ہر مذہب کے تہوار ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ جیسے عیسائیت، یہودیت ، وغیرہ کے تہوار الگ ہوتے ہیں۔ اسی طرح ان مذاہب میں خواتین کے حقوق تفریح میں بھی فرق پایا جاتا ہے۔ کچھ موسیقی ، ناچ گانے سے اپنے فرصت کے اوقات کو اس طرح گزارتے ہیں۔ اور اسلام نے تفریح کے جو مواقع بتائے ہیں ، ان میں ذاتی مواقع ، ملی اور قومی سطح کے مواقع اور علاقائی سطح پر ہر خوشی اور جائز کامیابی کے مواقع شامل ہیں جو شریعت کی حدود کے اندر ہوں۔

یہودیت میں خواتین کے حقوق تفریح خواتین

سماجی کارکنوں اور جسمانی ثقافت کے ٹریز زنے فٹنس کے مقاصد کے لئے لڑکیوں کے لئے جمنازیم کے استعمال کو فروغ دیا۔ 1911 میں ’’جو لیار بیچ مین ‘‘ نے تعلیمی اتحاد کی کمیٹی برائے تعلیم کی تجویز پیش کی کہ گیارہ سے پندرہ سال کی لڑکیوں کے لئے ، جو سڑکوں پر بے مقصد گھوم رہی ہیں۔ ان کے لیے جمنازیم کھولی گئیں تاکہ وہ جو تفریحی کھلوں کی طرف راغب ہو سکیں۔ اس طرح وہ ڈانس ہالوں، سیلیونوں اور اسٹریٹ لائف کے برعکس، تعلیمی اتحاد کی جسمانی ثقافت کے حامی واکنگ کلب سے خوش دکھائی دیتی ہیں۔ لہذا جو لڑکیاں سڑکوں پر گھوم رہی تھی انکو اس تاریکی سے نکال کر ان میں صحت مند بیرونی ورزش کی خواہش پیدا کی۔ جسمانی تعلیم کے حامیوں نے، جیسے کہ شکاگو یہودی پیپلز مانسٹی ٹیوٹ کے ڈائریکٹر نے، نوجوانوں کے لئے کھیلونکی اپیل کو تسلیم کرتے ہوئے ، زور دیتے ہوئے کہا، تاہم، جمنازیم میں بھی یہودی اثر ورسوخ لگانے کا امکان موجود ہے۔

باسکٹ بال: یہودی تنظیمیں اندرونی اور ٹیم مقابلہ میں خواتین کے باسکٹ بال کو فروغ دینے کی بھر پور کوشش کرتی ہیں۔ لیکن خواتین کا باسکٹ بال کھیل مردوں کے ورژن سے مختلف ہے اس خدشات کو پورا کرنے کے لئے کہ باسکٹ بال جسمانی طور پر عورت کے آئین کے لحاظ سے کافی حد تک ناگوار تھا۔ نظر ثانی شدہ قوانین جسمانی رابطے سے گریز کرتے ہیں اور ہر ٹیم کے زیادہ کھلاڑیوں کے ساتھ ٹیم پر مبنی فلسفہ کو یقینی بناتے ہیں۔ یہودی امریکی تارکین وطن سینڈا بیر نسن، جسے خواتین کی باسکٹ بال کی ماں کہا جاتا ہے ، 1890 کی دہائی میں اسمتھ کالج میں ایک معروف جسمانی معلم اور خواتین کے کھیلوں کا دلدادہ حامی بن گیا۔ اس نے جسمانی جوش اور عورت کے لحاظ سے کھیلوں کی مہارت کو فروغ دینے کے لئے خواتین کی باسکٹ بال کے اصول کتابیں لکھیں۔ خواتین کے باسکٹ بال نے نہ صرف کولیجیٹ اداروں میں مقبولیت حاصل کی بلکہ دوسرے اسکولوں، وائی ڈبلیوسی اے اور WHA میں بھی پھیل گئی۔ بینگ و سینز کی عبرانی ایسوسی ایشن نیو یارک میں باسکٹ بال کے کھیلوں کا انعقاد ہوا، یہودیت کو روحانی اور جسمانی تندرستی سے مربوط کرنے والے پروگراموں میں باسکٹ بال اور دیگر کھیلوں میں حصہ لینے سے پہلے خواتین کو طبی معائنے کرانے کی ضرورت تھی تاکہ صحت کے امکانی خطرات سے بچ سکیں۔ یہودی میں باسکٹ بال بھی مہارت حاصل کرتی تھیں۔[10]

تیرا کی کھیل: یہودی اداروں میں کچھ خواتین اور لڑکیوں کے لئے کھیل کے اضافی مواقع موجود تھے۔ نیو یارک میں Y WHA کا نیا سوئمنگ پول 1916 میں کھولا گیا اور کام کرنے والی لڑکیوں اور خواتین کے لئے کھیل اور جسمانی ثقافت کو فروغ دینے کے ایک اہم حصے کی نمائندگی کرتا تھا۔ اس میں نہ صرف تفریحی کلاسز بلکہ قومی مسابقتی سوئمنگ چیمپین شپ بھی منعقد کی گئیں جو 1920ء میں آئیکن رنگین اور گیر ٹروڈ ایڈر لے جیسے ممتاز قومی اور اولمپک چیمپینز پر مشتمل تھیں۔ یہودیوں نے مقابلےکے جوش کا سامنا کرتے ہوئے خواتین اور لڑکیوں کو ایک نسوانی جسم کے حصول کے لئے تیراکی کی ترغیب دی۔ خواتین نے مسابقتی تیرا کی میں فتح حاصل کی مارلن ریمینو فسکی، جنھوں نے 1964 میں 400 میٹر فری اسٹائل میں عالمی ریکارڈ توڑ دیا تھا، اس ایونٹ میں 1964 کے اولمپکس میں چاندی کا تمغہ جیتا تھا۔ Y WHA کے ذریعہ توثیق شدہ اور بیرونی کھیلوں کی دیگر کھیلوں میں ٹینس ، ٹریک اینڈ فیلڈ ، تیر اندازی، کروکیٹ اور آوٹ ڈور سوئمنگ شامل تھیں۔ خواتین اور لڑکیوں کے

---

[9] احمد شہزاد، تفریح کا اسلامی تصور، فیصل آباد: رحیم سنٹر پریس مارکیٹ، 2003ء)، 73

[10] Soule, Alleen Riggin. Interview with Author, June 16, 1996. Department of History, Western Michigan University, Kalamazoo, Mich; Spears, Betty, "Senda Berenson Abbott: New Woman, New Sport " In A Century of Women's Basketball: From Frailty to Final Four, Edited by Joan S. Hult and Marianna Trekel(1991).

کھیلوں کی ایک وسیع رینج، بالنگ سے لے کر والی بال تک یہودی تفریحی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ ، صحت اور لطف اندوز ہوئیں۔[11]

مہجونگ ایک یہودی کھیل: مہجونگ ایک یہودی کھیل ہے۔ جو کہ بنیادی طور پر یہودی خواتین فرصت کے اوقات میں کھیلتی ہیں۔ یہ کھیل مختلف نمبروں اور رنگوں کا کارڈ ہوتا ہے۔ اور جس میں خفیہ کوڈ موجود ہوتا ہے۔ یہودی خواتین ایک میز کے گرد بیٹھتی ہیں اور میز کے دائیں، بائیں اور میز کے وسط میں ان کارڈز کو رکھتے ہیں۔ مہجونگ کھیل ایک بلاکس (پتھر یا ٹکڑے) کا چینی کھیل ہے جو اکیلے یا گروپوں میں کھیلا جا سکتا ہے۔ مہجونگ ایک حکمت عملی کا کھیل ہے جو چین میں شروع ہوا تھا۔ ایسا لگتا ہے جیسے یہ حرکت کرتا ہے ، لیکن کارڈ کے بجائے ٹکڑوں کے ساتھ۔سب سے زیادہ عام طور پر اسے چار شرکا کے ساتھ کھیلنا ہے ، لیکن یہ بھی ممکن ہے کہ تین افراد کے ساتھ کھیلا جائے۔ تو یہ بہت ہی تفریحی اور بہت آسان ہے۔ یہ ایک شرط لگانے والا کھیل ہے۔ یہودی خواتین نے ایک کھیل کو زندہ رکھا ہے۔ 1937 میں ، یہودی خواتین کے ایک گروپ نے نیشنل مہجونگ لیگ (این ایم جے ایل) تشکیل دی، جو آج تک کھیل میں مستقل مزاجی برقرار رکھنے کی کوشش کر رہی ہے معیاری قواعد وضوابط کے ساتھ کارڈ کی فہرست
جاری کرتی ہے۔ اس استحکام نے کھیل کو زندہ رہنے میں مدد فراہم کی۔[12]

<u>**عیسائیت میں خواتین کے حقوق تفریح**</u>

کتاب مقدس عبد نامہ قدیم وجدید کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ دین موسوی و مسیحی میں تفریحی مشاغل زندگی میں اہم حیثیت رکھتے ہیں۔ ناچنا گانا، موسیقی، کھیل ، تماشے ، رسومات، تقریبات، ضیافتیں، شاعری، تماشہ گاہ پہیلیاں، ساز و آواز وغیرہ کا ذکر موجودہ تورات وانجیل میں مختلف مقامات پر وارد ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان ادیان میں عام لوگوں یا پیرو کاروں کے لیے لذتوں سے بھر پور زندگی کا تصور موجود ہے۔ کتاب سموئیل ۲ میں ذکر ہے کہ مقدس بادشاہ داود نے جب یروشلم فتح کیا تو وہ جشن فتح کے موقع پر نا چا جبکہ مقدس بادشاہ سلیمان کی تخت نشینی کے واقعات میں درج ہے کہ اور انہوں نے بانسریاں بجائیں اور بڑی
خوشی منائی ایسا کہ زمین ان کے شور و غل سے گونج اٹھی۔[13]

عہد نامہ قدیم کی کتاب خروج اور بائیبل کے دیگر مقامات پر درج ہے کہ جب بنی اسرائیل کو خداوند نے فرعون اور اس کے سواروں سے بچایا تو بنی اسرائیل نے خوشی منائی اور اس تقریب کی ایک خاص بات یہ تھی کہ تب ہارون کی بہن مریم نبیہ نے دف ہاتھ میں لیا اور سب عور تیں دف لیے ناچتی ہوئی اس کے پیچھے چلیں ۔اکثر چرچوں میں سکھایا جاتا ہے کہ ناچنا جائز نہیں ہے۔ جبکہ ہمیں کلام میں بہت سے حوالے ملیں گے جس میں خداوند کی حضوری میں ناچنے کا ذکر ملتا ہے۔ زبور 149:3 میں لکھا ہے: وہ ناچتے ہوئے اسکے نام کی ستائش کریں۔ وہ دف اور ستار پر اسکی مداح سرائی کریں۔ اور کچھ ایسا ہی زبور 150:4 میں لکھا ہے : دف بجاتے اور ناچتے ہوئے اسکی حمد کرو۔ تار دار سازوں اور بانسلی کے ساتھ اسکی حمد کرو۔ اگر آپ خود خداوند کی حضوری میں خوشی سے نہیں ناچتے تو اسکا یہ مطلب نہیں کہ آپ دوسروں کو بھی اس سے روکیں۔ اگر آپ چاہیں تو اپنی تسلی کے لئے پر میاہ باب [14]کو پڑھ سکتے ہیں جس میں پیشن گوئی کی گئی ہے کہ خداوند اپنے لوگوں کے غم کو خوشی میں بدل دے گا اور کنواریاں اور پیر و جوان خوشی سے رقص کریں گے۔ مریم کے گیت کے الفاظ بھی وہی تھے جو کہ موسیٰ کے گیت کے تھے۔ اسلئے اسے کبھی کبھی موسیٰ اور مریم کا گیت بھی پکارا جاتا ہے۔ یہ تو قومی تہوار کے موقع پر خواتین کے اجتماعی رقص اور گانے کا ذکر ہے جس نے مریم نبیہ بھی حصہ لیتی ہیں۔ جبکہ عہد نامہ قدیم کی کتاب لو قامیں ہے کہ مسیح نے ایک مثال بیان کی اور اس میں ضیافت کے موقع پر اظہار مسرت کے لیے گانے بجانے اور ناچنے کا ذکر ہے۔[15]موجودہ توریت وانجیل میں مختلف مقامات پر کھیل تماشوں کا ذکر ہے۔ عہد نامہ قدیم کی کتاب پیدائش میں یعقوب نبی کا ذکر ہے کہ وہ پو پھٹنے کے وقت تک ایک شخص سے کشتی لڑتار ہا جبکہ کتاب نوحہ میں تلوار بازی اور تیرا اندازی کا ذکر ہے۔ [16] عہد نامہ جدید میں بھی مختلف مقامات پر کھیلوں کا ذکر ہے۔ کتاب کر نتھیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے والی دوڑ کا ذکر ہے اور جیتنے والے

10Levine, Peter. "The American Hebrew Looks at "Our Crowd: The Jewish Country Club in the 1920s," AJH 83[11] (March 1995): 27-49, and Ellis Island to Ebbets Field: Sport and the American Jewish Experience (1992).

[12] https://www.myjewishlearning.com/article/mah-jongg (retrieved on 12 August at 04:05pm

[13] کتاب مقدس، سلاطین 40/۱۰۱، ص ۳۲۵

[14] کتاب مقدس، خروج ۱۵/۲۰، ص ۶۸، ۷۰

[15] مقدس، لوقاء16/25، ص

[16] مقدس، پیدائش 32/24، ص ۳۴

کے لیے انعام کا بیان ہے۔ نیز پہلوانوں کی مکہ بازی کو بیان کیا گیا ہے۔[17]مزید بر آن کتاب ذکریاہ میں نبی ذکریاہ رب الافواج کا پیغام سناتا ہے جس میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ شہر کے کوچے کھیلنے والے لڑکے لڑکیوں سے معمور ہوں گے۔[18] یہ کتاب اعمال میں تماشہ گاہ کا ذکر ہے اور اسکی طرف دوڑنے کا بیان ہے۔[19] کتاب قضاۃ میں سمسون نے ایک پہلی اپنے رفیقوں سے پوچھی اور اس دلچسپی پہیلی کو بیان کیا گیا ہے غرضیکہ بائیل میں مختلف دلچسپی تفریحی سر گرمیوں کا ذکر موجود ہے۔[20] تفریحی مشاغل میں شاعری ایک دلچسپ مشغلہ ہے۔ عہد نامہ قدیم میں ایک کتاب بعنوان غزل الغزلات شاعری سے بھر پور ہے۔ بلکہ شاعری کے ساتھ ساتھ گانے بجانے کا تذکرہ بھی کتاب مقدس میں جابجا موجود ہے۔ یہ گانا بمع آلات موسیقی بھی ہے اور بغیر آلات موسیقی کے بھی نیز اس گانے کو مذہبی تقدس بھی حاصل ہے۔ یہ موت پر گایا جاتا ہے اور شادی زیاد پر ناصرف گانے بلکہ ناپنے کا بھی حسین سترانی مذکور ہے۔ ابنہ اور واضح ہوتا ہے کہ کتاب مقدس میں اگرچہ ملک قسم کی تفریحی سر گرمیوں کا ذکر ہے مگر جو لوگ تفریحی سر گرمیوں میں ہی تھی رہتے ہیں ان پر اظہار افسوس بھی کیا گیا ہے۔

عیسائیت میں تفریح سر گرمیوں کی اہمیت

عیسائی معاشرے میں رہنے والے اور ہم کسی بھی طرح سے اس اثر ورسوخ سے محفوظ نہیں ہیں کہ ہم پسند کریں یا نہ کریں مگر اس فلسفے کو ماننا پڑے گا کہ ہمارے پاس بھی اپنے آباؤ اجداد کی نسبت تفریح کے لئے زیادہ وقت ہے۔ ہم یقینی طور پر ہم سے پہلے کی نسل سے زیادہ چیزیں برداشت کر سکتے ہیں بشرطیکہ اس وقت کا شیڈول ترتیب بنایا جائے تا کہ کام ، عبادت، تعلیم و غیر دین زیاد دہ شت نہ لگے۔ یقینا تفریحی سرگرمیاں رب کے احکامات کی خلاف ورزی نہیں کر سکتی ہیں۔ بہت ساری تفریحی سر گرمیاں ہیں جیسے کھیل، اچھی کہ ایک پڑھار کھیل کھیلنا، کیمپنگ ، اچھی موسیقی سننا، ایک اچھی ویڈیو دیکھنا، غیر متشدد کمپیوٹر گیمز کھیلنا جس میں مہارت کی ضرورت ہوتی ہے وغیر ہ ۔[21]

اسلام میں خواتین کے حقوق تفریح

اسلام کے تناظر میں کھیلوں میں خواتین کی شرکت پر لاکھ لوگوں نے تبادلہ خیال کیا ہے کہ Livespread (2005) اور e6olska51(2004) اور بارش اور میں (2003) جیسے اسکار ز نے اسلامی معاشروں میں دوسرے تمام معاشرتی اداروں میں مذہب کی حیثیت سب سے زیادہ اہم ہے اور زندگی میں اس کا نمایاں مقام ہے۔ اسلام کے اثر اور روشنی کی ہر شعبہ میں اور مسلمان کی زندگی کے تمام معامات میں نکاس ہوتی ہے کہ یا تو یہ کھیل ہے یا زندگی کا کوئی دوسرا کام اسلام میں خواتین کو خصوصی مقام دیا گیا ہے۔ خصوصا اسلام میں خواتین کی طرز زندگی در بیست داروں اور دوسروں کے ساتھ تعلقات کی نوعیت کے حوالہ سے کہ معاشرے ، اور اسی طرح جیسا کہ خواتین کے لئے قیل ، اسلام اور شریعت کا تعلق ہے، یہ ایک سے متصادم نہیں ہیں بلکہ اسلام خواتین کے مابین کھیل کو فروغ دیتا ہے خواتین کے حوالے سے کچھ اسلامی اصول اسلام میں خواتین کو خصوصی مقام دیا گیا ہے۔ خصوصا اسلام میں خواتین کی طرز زندگی اور دوسروں کے ساتھ تعلقات کی نوعیت کے حوالہ سے کہ معاشرے ، اور اسی طرح جیسا کہ خواتین کے لئے کھیل ، اسلام اور شریعت کا تعلق ہے، یہ ایک سے متصادم نہیں ہیں بلکہ اسلام خواتین کے مابین کھیل کو فروغ دیتا ہے خواتین کے حوالے سے کچھ اسلامی اصول مہیا کرتے ہیں کھیل میں حصہ لینے سمیت "حجاب " (بالوں، چہرے اور اس کے دیگر خفیہ حصوں کا احاطہ کرنا)، لباس کوڈ کی پابندی کرنا، جوئے سے پر ہیز کرنا، مرد اور عورت کا مشترکہ کھیل کا سیشن اور آغاز کے ساتھ ہی کھیل میں حصہ لینے سے قطع نظر بلوغت، مسلم لڑکیاں معمول کی سر گرمیوں کے دوران حجاب پر پر دو کر ناشروع کر دیتی ہیں جہاں غیر محرم مرد کی موجودگی ہوتی ہے۔ کھیل کے میدان، اگر تمام حریف ، تماشائی اور منتظم خواتین ہوں اور کوئی غیر محرم نہیں دیکھ رہا ہے۔ پھر کوئی حجاب کی ضرورت نہیں ہے۔[22]

---

[17] اکتاب مقدس، نو، 12/3، ص۵۷۷

[18] کتاب مقدس، کرنتھیوں 91/37-24، ص8

[19] اکتاب مقدس، ذکریا 8/5، ص

[20] کتاب مقدس، اعمال، 19/30، ص۱۲۹

[21] 20 Written by Rev. C. Pronk, Spending Leisure Time, Sunday, 29 November -0001 18:42

[22] .Siddiqi, M. (2003), Sports & Games, Dress& Adornment. IslamOnline.net.Copyright: 1999-2010.http://www islamonline.net/servlet/Satellite?cid=1119503543070&pagename=IslamOnline English AskScholar %2 FFatwa E%2FFatwaEAskTheScholar (accessed 07.02.2011

کھیل کود کے متعلق امام غزالی لکھتے ہیں کہ[23]جب بچہ مکتب سے پڑھ کر آئے تو اسکو کھیلنے کی اجازت دی جائے تا کہ اسکی جسمانی اور ذہنی تھکاوٹ دور ہو جائے اگر بچے کو کھیلنے سے روکا گیا اور ہر وقت تعلیم میں لگن اس کے دل کو مار دیتا ہے۔ اور اس کے ذہن کو کند کر دیتا ہے اور پھر اس جان چھڑانے کےبہانے تلاش کرتا ہے۔[24]اور جان لاک اس بارے میں لکھتے ہیں کہA sound mind is in a sound bodyصحت مند جسم میں ہی صحت مند دماغ پایا جاتا ہے۔[25]

دور نبوی میں خواتین کی مثالیں

اسلام کامل و مکمل شریعت اور اعتدال پسند مذہب ہے اس میں پاک اور با مقصد کھیل کود کا جائز قرار دیا گیا ہے بلکہ ایسی ورزش اور کھیلوں کی ترغیب دی گئی ہے نیز جسمانی اور جسمانی قوت کے حصول کی دعوت بھی دی۔ ارشاد باری تعالی ہے: **وَاعِدُ والھُمْ مَا اسْتَطَعْتُم من قوۃ** تم ان کے مقابلے کے لیے اپنی طاقت بھر قوت کی تیاری کرو۔ آپ ﷺ کے دور میں خواتین کو درج ذیل کھیلوں کے مواقع فراہم کیے ہیں۔ چنانچہ حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں :انها كانت مع النبي في سفر فقالت فسابقة على رجلى ، فلما حملك اللحم سابقته فسبقني هذه بتلك السبقة ۔ [26] ایک سفر میں آپ نے خود حضرت عائشہ سے فرمایا کہ او دوڑ کا مقابلہ کرے دونوں میں مقابلہ ہو اس زمانے میں حضرت عائشہ خاصی چھوٹی لڑکی تھی اور جسمانی لحاظ سے کافی چست تھی لہذا وہ مسابقت میں اولی اس کے زمانے بعد اپنے سفر کے دوران حضرت عائشہ سے دور کا مقابلہ کرنے کو کہا اس بار آپ
نے مقابلہ جیت لیا کہ امت المومنین کا جسم بھاری ہو گیا تھا آپ نے خوش مزاج سے عائشہ سے فرمایا یہ اس مقابلے کا جواب ہے۔ حدیث کے مطابق خواتین دوڑ کے مقابلے میں حصہ لے سکتی ہیں یہ دور کا مقابلہ اپنے محرم کے ساتھ یا پھر خواتین کا خواتین کے ساتھ جائز ہے کیونکہ انسان عمر کے جس بھی حصے میں پانچ جائے اپنے آپ کو مضبوط رکھنے کے لیے ورزش اور کھیلوں میں حصہ لینا چاہیے۔ عہد نبوی میں صحابیات سیر کے لیے گھروں سے باہر لے جایا کرتی تھی اگر مدینہ کے اندر ہی جانتا ہو تو عور تیں مل کر چلی جاتی ہو ہوتا اور مدینہ سے باہر جانا ہوتا تو اپنے محرم کے ساتھ سفر کرتی سیدہ عائشہ ام مسطح کے ساتھ باہر نکلا کرتی تھی۔ اسلام میں خواتین کو چار دیواری میں قید رکھنے کا حکم نہیں دیتا بلکہ خواتین کو زیر و تقدیر کی اجازت دیتا ہے لیکن دور کے سفر کے لیےاپنے محرم کا ساتھ ہونالازمی ضروری قرار دیا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا:**كل شي يلهوية الرجل باطل الأرمية بقوسة وتاديبة فرسة وملاعبة امرأتة فانهن من الحق**[27]یعنی آدمی کا ہر کھیل بیکار ہے سوائے تین کے تیز اندازی، گھوڑا سدھانا، اپنی بیوی کے ساتھ کھیلنا کیونکہ یہ تینوں کھیل حق میں سے ہیں۔ حضرت عمر کا قول ہے : علموا اولادکم السباحة والرماية وركوب الخيل ۔ اپنے بچوں کو تیرا کی اور تیز اندازی اور گھڑ سواری سکھاؤ۔ اولاد کم سے مراد بیٹا اور بیٹی دونوں شامل ہیں یعنی خواتین بھی تیرا کی کر سکتی ہیں۔ لیکن اس کے لیے کچھ حدود ہیں۔ خواتین اونٹ کی سواری کر سکتی ہیں اصحیح بخاری میں ہے کہ خیر نساء ، کین الا بل نساء قریش بہترین عورتیں جو اونٹوں خواتین اونٹ کی سواری کر سکتی ہیں

بین الاقوامی کھیلوں کے مقابلے میں مسلم خواتین کی کار کردگی

متعد در کاوٹوں اور رکاوٹوں کو پار کرتے ہوئے، مسلم خواتین نے عمدہ کار کردگی کار ریکارڈ قائم کیا بین الا قوامی مقابلہ میں خواتین بین الا قوامی کھیلوں میں اپنے ممالک کے لئے گولڈ میڈلز جیت چکے ہیں اولمپکس کھیلوں ، عالمی چیمپئن شپ ، دولت مشتر کہ کھیلوں اور ایشین گیمز وغیرہ جیسے مقابلہ مختلف بین الا قوامی کھیلوں کے مقابلے میں مسلمان خواتین کی ظاہری شکل کی کہانی اتنی پرانی نہیں ہے انھوں نے اپنی عمدہ کار کردگی کو رجسٹر کر کے اپنے وجود کو ثابت کر دیا۔ اس سلسلے میں عوام الناس سے آگاہی ترقی پسند انداز میں پھیل رہا ہے اور کھیلوں میں مسلم خواتین کی شرکت کی سطح بھی آگے بڑھ رہی ہے مسلم خواتین کو بہت کی صلاحیت حاصل ہیں اور اس کا مقابلہ کرنے کے لئے مطلوبہ معیار بین الاقوامی کھیلوں کا میدان اور کار کردگی میں بھی غلبہ ہے لیکن ان کی راہ میں بنیادی رکاوٹیں ہیں۔ اس وقت ایتھلیٹکس، کرکٹ سمیت کھیل کے مختلف مقابلوں میں مسلم خواتین کی نمایاں نمائش ہے۔ باسکٹ بال، بیڈ منٹن، باکسنگ ، باڑ لگانا، فٹ بال، کرائے ، کوہ پیا، تیرا کی ، ٹیبل ٹینس روالی گیند ، وزن اٹھانا اور اسی طرح کی۔ آیئے

ایک نظر ڈالیں دنیا کے کچھ نامور پاکستانی مسلم خواتین کھلاڑیوں پر جنھوں نے مختلف بین الاقوامی سطح کے کھیلوں کے مقابلے میں

---

[23] غزالی محمد بن محمد ابو حامد، احیاء علوم الدین (بیروت: مکتبہ دار الفکر، 133

[24] The Quarterly review of education by John Lock Paris international Bureau education, Vol 24, 1995, p.61 76

[25] Bukhari, Muhammad ibn Isma'il, Al-Jami 'al-Sahih, kitab al-rafsir, bab qaul lau la iz sametumuhu ma lana.hadith: 4750, vol 8. p 456

[26]

[27] امام ابو عیسی محمد بن عیسی، سنن تریدی، لاہور، مکتبہ بیت السلام، 2017)، الرقم:1637

اقوام عالم میں اپنے قومی پرچم کو برقرار رکھا ہے۔
ا۔ پاکستان کی ثمینہ بیگ دنیا کی اعلی ترین چوٹی کو فتح کرنے والی پہلی پاکستانی خاتون بن گئیں۔ ۲۔ سب سے کم عمر تیراکی (13) سال کی عمر) اور پاکستانی اولمین کے سر تخیل ، رباب رضا نے اس میں پاکستان کی نمائندگی کی ایتھنز اولمپکس 2004ء۔ اس نے جنوبی ایشین میں اس کے اعزاز کے لئے دو سلور اور ایک کانسی کا تمغہ بھی حاصل کیا ہے۔ ۳۔ کرن خان ساؤتھ ایشین تیراکی میں پاکستان کے لئے گولڈ میڈل جیتنے والی پاکستانی خاتون ہیں۔ چیمپین شپ اس نے اپنے ملک کے لئے 6 بین الا قوامی طلائی تحفے جیتے ہیں۔ اس نے بھی پاکستان میں نمائندگی کی تھی۔ ۴۔ نسیم حمید صدیقی جنوبی ایشیا کی تیز ترین خواتین اور 100 میٹر سپرنٹ حاصل کرنے والی گولڈ میڈلسٹ ساؤتھ ایشین گیمز 2010 ڈکا میں منعقد ہوا جہاں اس نے کار کردگی میں غلبہ حاصل کیا اور اس موقع پر پاکستانی پرچم لہرایا۔ ۵۔ بحرین سے تعلق رکھنے والی رقیہ الفسارا ایتھنز میں مکمل حجاب میں مقابلہ کرنے والی پہلی مسلمان خاتون تھیں۔ انہوں نے 200 اور 100 میٹر سپرٹ میں بالترتیب گولڈ اور کانسی کے تمغے جیتے ہیں۔ 1- مسلم خواتین نے لندن اولمپکس 2012 کے دوران مختلف مقابلوں میں 18 میڈلز جیت چکے ہیں۔ کو اچھی خاصی دولت ملتی ہے۔ ان کھیلوں سے امداد
اور ہمدردی کا جزبہ بڑھتا ہے۔ بچے بچے کھیل ہماری زندگی کے لیے باعث رحمت ہے۔ [28]

خلاصہ کلام

تفریحی سر گرمیاں خواتین میں خود اعتمادی پیدا کرتی ہے۔ اور مایوسی میں بھی امید کی کرن پیدا کرتی ہے اور ہمارے معاشرے میں صنفی مساوات قائم کرنے میں کھیلوں کا کردار تسلیم شدہ ہے۔ کھیلوں کی مثبت اقدار مثلاً ٹیم ورک، صبر اور استقامت کے فروغ سے گھر یلو تشدد جیسے مسائل پر بھی قابو پایا جا سکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ پاکستان میں کئی عالمی سطح کے کھلاڑی پیدا کیے ہیں جو بالترتیب ہاکی ، اسکواش اور کرکٹ جیسے کھیلوں میں اپنے ملک کو شہرت کی بلندیوں پر لے گئے لیکن کئی بھی خواتین بطور کھلاڑی کا ذکر نہیں ملتا۔ لیکن دور حاضر میں کھیل کے میدانوں میں خواتین کی قیادت خاص اہمیت کی حامل ہے۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ صرف خواتین کو کھیلوں کا موقع فراہم کرنا ہی نہیں بلکہ ان میں ایسی صلاحیت پیدا کرتا ہے جس کی بدولت وہ بہت کی اور خواتین، لڑکیوں اور مردوں کو کھیلنے کیلئے قیادت، تربیت اور معاونت فراہم کر سکیں۔ آج کے دور میں تفریحی سر گرمیاں کی بہت اہمیت ہے۔ اسلام کے تصور تفریح کا مقصد صرف وقت گزاری نہیں ہے بلکہ اس نے عملی، تربیتی عسکری اور جسمانی ورزش کے مقاصد بھی مد نظر رکھے ہیں۔ اس لیے اسلام نے تفریح اور کھیل میں سے صرف انہیں کی اجازت دی ہے جو جسمانی یار وحانی فوائد کے حامل ہوں، اور جو محض تضیع اوقات کا ذریعہ ہوں ، فکر آخرت سے غافل کرنے والے ہوں یا دوسروں کے ساتھ دھو کہ قریب یا
ضررسانی پر مبنی ہوں، ان کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

سفارشات

۱:عوام میں تفریحی سر گرمیوں کے فروغ کاانتظام کیا جائے۔۲: خواتین کو لبا س کا خیال کرنا چاہیے۔۳: خواتین کو انہی سوانیات میں کی جائے یہاں خواتین مردوں کی نگروں سے اوجھل ہوں ورزش کی امہار فرید ماہ کام در تنگ ایک کھیلنے کی جگہیں اور جنس کرے ۔ ۴:خواتین کے لیے معیاری کھیلوں کا بنیادی اضافیہ قائم کرے۔ ۵: خواتین کو ہجریح انداز میں سامنے لا کر آگئی حوصلہ افزائی کی جائے۔ اور خواتین کو با قاعدہ تربیت کی سہولیات کے لیے محلوظ مقامات اور ایکے جائے تاکہ دا پانی ملا عور تیں پر ان پہ جا سکیں یہ آز آفریکی سر گرمیوں میں شوایت پر مسلم کو پریوی کیا ہے۔ 3 تکریکی سر گرمیوں کے انتظار میں فضول خرچی سے اجتناب کیا جائے کہ وہ خواتین کو میزا کے بیانوں کا یہاں رکھتا یا ہے۔ لگن کے لیے ذاتی اور جسمانی صحت بہت شہر اور کیا ہے۔

[28] Sport Performance of Muslim Women and Different Constraints in Their Way to Participation in Sport"